رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا	عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	ہیں ابھی اک نورانی چہرے کے پر نور نہیں ہیں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

جلد ۳ | ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء | پنجشنبہ | مطابق ۵ ذیقعد ۱۳۳۳ھ | نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت اقدس کی طبیعت دو تین روز سے پھر کچھ ناساز ہے۔ احباب دعا کریں +

مولٰینا مولوی سید سرور شاہ صاحب کے ہاں ۱۳ ستمبر کی صبح کو لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو عمر میں برکت دے اور دین کا خادم بنائے +

ہمارے مکرم و معظم پیر منظور محمد صاحب مصنف یسرنا القرآن انگریزی ترجمۃ القرآن کے متن کی لکھائی کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے ہیں چند روز تک وہیں قیام فرمائینگے +

۱۳ ستمبر سے بارش شروع ہے موسم میں تبدیلی ہوتی جاتی ہے

آمد و رفت احباب۔ برادرم محمد شریف صاحب وکیل لاہور سے تشریف لائے۔ مستری عبدالرحمٰن صاحب لائلپور سے غلام حیدر صاحب پٹواری تونڈی کی اہوالی سے۔ خلیفہ رشید الدین صاحب لاہور تشریف لے گئے +

اخبار احمدیہ

گجرات سے ماسٹر ہدایت اللہ صاحب پنشنر تحریر فرماتے ہیں۔ کچھ دنوں کا ذکر ہے کہ پیغام پارٹی کے دو آدمی جنمیں ایک اُن کا واعظ تھا یہاں آئے اور مسئلہ نبوت پر گفتگو شروع ہوئی مگر خدا کے فضل سے وہ ہمارے احباب کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہو سکے اور آخر اُن کو شرمسار ہونا پڑا۔ ایک غیر احمدی بھی تھا وہ تمام گفتگو سنتا رہا۔ ایک روز اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک مجلس میں ایک بزرگ ہیں جنکو وہ خواب میں ہی خیال کرتا ہے کہ یہ حضرت مرزا صاحب ہیں انکی دائیں جانب دو آدمی بیٹھے ہیں جو کچھ کھا رہے ہیں اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہے حضرت مرزا صاحب کچھ کھانا لے کر اسکے مُنہ میں ڈالنا چاہتے ہیں مگر وہ پیچھے ہٹتا ہے اور کھانا نہیں چاہتا۔ یہ نظارہ دیکھنے کے بعد اُسے خواب میں ہی یہ تفہیم ہوئی کہ جو آدمی دائیں جانب بیٹھے ہیں وہ تو قادیان والے ہیں اور وہ حق پر ہیں اور جو شخص بائیں طرف ہے وہ پیغام پارٹی میں سے ہے جسکو حق پیش کیا جاتا ہے اور وہ اسے قبول کرنا نہیں چاہتا +

گوجرانوالہ سے برادر غلام قادر صاحب تاجر چرم لکھتے ہیں کہ یہاں چند دنوں سے منکران خلافت کے ساتھ مباحثہ شروع ہے اللہ تعالےٰ حق کو آشکار کرے اور انہیں قبول حق کی توفیق دے بحث کے ختم ہونے پر انشاء اللہ مفصل اطلاع دیجائے گی۔ یہ بھی فرماتے ہیں کہ احباب میرے لڑکے کے لئے دُعا کریں کئی دنوں سے بیمار ہے +

راولپنڈی سے حکیم عبدالجلیل صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ موضع خرم گوجر ضلع راولپنڈی میں بغرض تبلیغ تشریف لے گئے ہیں۔ چار پانچ دن تک انشاء اللہ واپس آجائینگے +

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

شاہدرہ سے مولاداد صاحب لکھتے ہیں کہ میں بیمار ہوں احباب دعا کریں۔

میانونڈ (امرتسر) سے محمد عزیز الدین صاحب لکھتے ہیں کہ اس وقت مولویوں کی عقل ایسی مسلوب ہو گئی ہے کہ معمولی بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے چنانچہ وہ جوابات جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے انجیل سے الزامی طور پر عیسائیوں کو دیئے ہیں انکو حضرت صاحب کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو بھڑکاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح علیہ السلام کی بڑی ہتک کی ہے اور انکو ایسے برے الزامات دیئے ہیں۔

جہلم سے مکرمی چوہدری صادق علیصاحب تحریر فرماتے ہیں۔ ۸ ستمبر کو حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی تقریب شادی موضع بہیار ضلع گجرات میں تشریف لیگئے۔ آپ نے وہاں پر حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی مع دلائل اور عذابوں کی آمد کے وجوہات نہایت مدلل طور پر لوگوں کو سنائے اثنا وعظ میں بعض شیعہ صاحبان کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے گئے۔ یہاں پر وعظوں کا سلسلہ بخیر وخوبی ختم ہونیکے بعد سات کو مولوی صاحب موضع بہل پور میں تشریف لیگئے اور وہاں بھی بوضاحت تبلیغ احمدیت کی گئی فالحمدللہ۔

سیالکوٹ سے اخویم مکرم میر قاسم علیصاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں جمعہ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھایا خطبہ میں جماعت کی اصلاح کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی خدا کے فضل سے جماعت پر بہت اچھا اثر ہوا بعد نماز عصر میرا لیکچر ہوا۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ دس بارہ غیر احمدی بھی تھے خدا کے فضل سے ڈیڑھ گھنٹہ تبلیغ کی گئی۔

برہمن بڑیہ سے مولوی محمد عبد الواحد صاحب لکھتے ہیں کہ ملک بنگال کی حالت نہایت قابل رحم ہو رہی ہے۔ کثرت بارش سے دوسری فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اگر رنگون سے چاول نہ آتا تو خدا جانے لوگوں پر کیا مصیبت آتی۔ غیر ممالک میں تحط پڑنے کیوجہ سے چاول کا نرخ بہت گران ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنا رحم فرما دے۔ آگے لکھتے ہیں۔ کہ میں اندنوں بنگلہ زبان میں ایک رسالہ تیار کر رہا ہوں اللہ تعالےٰ مدد فرما دے۔

امروہہ سے حضرت مولینا مولوی سید محمد احسن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ اگرچہ اس عمر میں میرا مرض تو ایسا نہ تھا کہ رو بصحت ہوتا۔ لیکن علاج میں محض بہ تعمیل ارشاد نبوی اجملوا فی الطلب وتوکلوا علیہ کے مطابق کوشش کیگئی لیکن آپ کی اور آپکے مستفیضوں کی دعا نے وہ کام کیا جو کوئی مادہ پرست طبیب حاذق ہرگز ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔ جناب میر حامد شاہ صاحب چار سو کوس پر بیٹھے ہوئے مجھے لکھتے ہیں۔ میری دعا سید صاحب کیلئے ضائع نہ ہوگی چونکہ وہ آپکے دربار کے غلاماں غلام میں سے ہیں اس لئے مجھے یہ شعر یاد آیا ؎

کرامت گرچہ بے نام ونشان است
بیا بنگر زغلمان محمدؐ۔

مختصر یہ کہ اب میرا مرض چوتہائی تو کم ہو گیا ہے۔ باقی بھی انشا اللہ جاتا رہیگا۔

چونڈہ سے برادر محمد علیصاحب لکھتے ہیں کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

منارۃ المسیحؑ کے لئے نذر۔ ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا کہ جن ایام میں حضرت مسیح موعودؑ منارۃ المسیح بنوا رہے تھے میرا چھوٹا بھائی پیدا ہوا تھا اور اتفاق سے وہ بہت بیمار ہو گیا اس بیماری میں ہم نے یہ نذر مان لی کہ ہم اسکو منارۃ المسیح کا موذن بنائینگے اب وہ لڑکا تیرہ چودہ برس کا ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ حضور نے اس کے جواب میں لکھوایا کہ منارۃ المسیح دراصل تبلیغ اسلام ہی ہے۔ اس لڑکے کو اسلام کی تعلیم دیں جب تبلیغ کریگا۔ تو منارۃ المسیح کا موذن ہو جائیگا۔ مگر تبلیغ بغیر قادیان میں رہنے کے نہیں آتی

۱۰۔ اکتوبر کے بعد ظہور المہدی کی قیمت

دو روپے ہوگی ظہور المہدی جس میں تمام عقائد احمدیہ آمنت باللہ سے لیکر یوم آخر تک مفصل ومدلل بہ آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ مندرج ہیں۔ آج کل عہ میں ملتی ہے۔ ۱۰۔ اکتوبر کے بعد دو روپے کو ملیگی۔ جو صاحب منگوانا چاہتے ہیں اب منگوالیں ——— **ملنے کا پتہ**

تشحیذ قادیان

خبریں

مختلف | سوامی شوگن چندجی آچاریہ جو ایک تعلیم یافتہ سادہو تھے۔ بڑے قابل۔ صوفی منش۔ بے تعصب اور علم دوست۔ افسوس کہ ۱۷۔ اگست کو دہلی میں بعمر ۶۷ سال انتقال کر گئے۔ دھرم مہوتسو والا مشہور معروف مضمون "اسلام کی فلاسفی" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے انہی کی درخواست پر لکھا تھا جو خدا کے فضل سے مضامین مقابلہ میں سب سے زیادہ سے زیادہ مکمل موثر مقبول اور غالب رہا۔

مقدمہ سازش لاہور۔ کا فیصلہ سپیشل جج صاحبان نے سنا دیا۔ ۶۱ ملزمان میں سے ۲۴ کو سزائے موت۔ ۲۷ کو عمر بھر کا کالا پانی۔ ۶ کو مختلف میعاد کی قید۔ باقی چار بری کئے گئے۔

زنانہ مدرسہ طبیہ لدھیانہ میں چند وظائف غیر مسیحی عورتوں کے واسطے بھی مقرر ہو گئے ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کی یہ عنایت قابل شکر گذاری ہے۔

بھائی نہال سنگھ نے بقول پیسہ اخبار نو تصنیف کتاب موسومہ "انڈین فاسٹرز" میں لکھا ہے کہ ہندو اور جرمن ایک ہی آرین نسل کی دو شاخیں ہیں۔

نیشنل سٹیم پریس لاہور کے مالک نے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی انتظامیہ کمیٹی سے درخواست کی تھی کہ تمہارے رسالہ آریہ مسافر کے مضمون کی بنا پر میرے پریس کی ضمانت (دو ہزار روپیہ) ضبط ہوئی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ یہ ڈنڈ بھرو کمیٹی نے جواب دیا کہ ہمیں اختیار نہیں جنرل سبھا کے سامنے تمہاری درخواست پیش کی جائیگی

جنگ | گلیشیا میں اس ہفتہ روسیوں کو ایک اور فتح حاصل ہوئی۔ دشمن کے مسلسل حملے پسپا کئے پھر خود جوابی حملہ کیا۔ جسمیں قریباً ۸ ہزار آدمی قید کئے **صوبہ بالٹک** میں اسوقت روسیوں کا بہت زور ہے۔ ریگا کے جنوب مشرق میں بڑہتے اور غنیم کا مقابلہ کرتے جاتے ہیں۔ جمعہ کو اس نے ایک غضبناک حملہ کیا تھا جسمیں بڑی بھاری گولہ باری ہوئی مگر ہر جگہ منہ کی کھائی۔ **مشرقی** گلیشیا میں روسیوں کے دم خم دیکھکر برلن میں تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ جرمنوں کو خوف ہے کہ شاید نزکون سے بر وقت کوئی کار آمد مدد نہ مل سکے۔ **فرانس** میں آرگون اٹس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۵ء

بڑے زور آور حملے

"دُنیا میں ایک نذیر (نبی) آیا۔ پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردے گا" (الہام مسیح موعودؑ)

دُنیا۔ ہاں وہی دُنیا جسکے متوالے خدا کے بندے ہوکر اُسی کے بھیجے ہوؤں کو ہمیشہ جھٹلاتے اور ہنسی اُڑاتے رہے۔ فی الواقع بڑی ناشکری اور مردہ پسند ہے۔ جیتے جی تو بڑے بڑے عظیم الشان خاصانِ خدا کو بھی اس نے دُکھ ہی دیئے۔ اور جب وہ اپنا کام کرکے اِس جہان فانی سے رحلت فرما جاتے ہیں تو انکی تعظیم و تکریم میں غلو کرتے کرتے انھیں معبود و مسجود بنانے تک سے دریغ نہیں کرتی۔ حالانکہ اِن مبارک وجودوں کا ظہور ہی شرک مٹانے کی غرض سے ہوتا ہے ٭

نذیر یا نبی آکر اہلِ دُنیا کو خبردار کرتے ہیں کہ دیکھو تمھاری حالت محتاجِ اصلاح ہے۔ یا تو تم سنبھل جاؤ۔ مجھے سچا جانو میری مانو۔ غلط عقیدوں اور بُرے فعلوں سے باز آکر اپنے خالق و مالک کی رضا جوئی کے رستہ پر چلو ورنہ اس کا عتاب و عذاب تمھیں دوسری طرح سیدھا کرے گا۔ چنانچہ آفرینش عالم سے اب تک ہزارہا نذیر طرح طرح کے عذابوں کی فوج بشکلِ شیاطین سے جنگ کرنے کو آتے رہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ایک دم قہرِ الٰہی ٹوٹ پڑے اور خواب غفلت سے جگاکر ڈرانیوالا پہلے کوئی نہ آئے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔

ہمارے زمانہ میں بھی جبکہ لوگ کفر و شرک غفلت و معصیت میں حد سے بڑھ گئے تھے ایک ڈرانے والا آیا اور آگاہ کیا کہ لوگو میں اسی کی طرف سے ہوں۔ جو ہمیشہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے ہادی و مصلح بھیجتا رہا ہے۔ اگر تم میرا ساتھ دوگے تو اسکے فضل اور امان سے حصہ پاؤگے ورنہ اسکی نظروں میں مستوجب عتاب ٹھہروگے۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام مندرجہ عنوان آج سے تیس سال قبل اسی مستقبل کی خبر دے رہا تھا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اب تک یہ مختلف شکلوں میں بار بار پورا ہوچکا ہے اور ابھی بس نہیں خدا جانے کب تک کس کس طرح اس مقتدر ہستی کی شوکت و جلال کو ظاہر کرتا رہے گا۔ خود الہام کے الفاظ تو یہ بتلاتے ہیں کہ برابر زور آور حملے ہوتے رہیں۔ تاوقتیکہ دُنیا پر جس نے اس ماموربرحقؑ کی دعوت کو شروع میں رد کیا اسکی سچائی ظاہر ہوجائے ٭

لوگو! طاعون برسوں سے صفایا کررہی ہے کیا یہ عذاب نہیں؟ زلزلوں نے ہزارہا بستیوں اور لکھوکھا نفوس کو پیوند خاک کردیا۔ کیا یہ خدائے قہار کا زور آور حملہ نہیں؟ طرح طرح کی دوسری آفات ارضی و سماوی نے مخلوق کی زندگیاں تلخ کردیں۔ کیا یہ عتاب ربانی کی نشانی نہیں؟ جنگ و جدل نے بیحد و حساب دولت جلا پھونک کے خاک میں ملادی اور لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اُتار دیئے کیا یہ خدا کی خوشنودی کے آثار ہیں؟ سخت بے اطمینانی قحط و گرانی سالہا سال سے جہاں تہاں مسلط ہے کیا یہ عذاب نہ کہوگے؟ شریف رذیل۔ امیر غریب۔ گورے کالے حاکم و محکوم۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے جبروت و جلال والے تاجدار تک کسی نہ کسی قسم کی مصیبت اور تلخکامی و تشویش کا شکار ہورہے ہیں اور ہورہے ہیں کیا اس عالمگیر قہر و آفت کا انکار کرسکتے ہو؟ اگر یہ خدا کی طرف سے نہیں تو بتلاؤ اور کونسی ایسی بردست طاقت ہے؟ جو شاہانِ وقت بلکہ شہنشاہوں سے بھی کچھ رورعایت اور لحاظ مروت نہیں کرتی اور جو آپ پر بھی غالب ہے ورنہ ضرور وہ سب یکجا کرکے ان تمام بلاؤں کو مار ہٹاتے۔ یقیناً وہ خدا کا ہی زبردست ہاتھ ہے جو اپنے مامور کی سچائی ظاہر کرنے کو زور آور حملے کررہا ہے۔ خدا (معاذ اللہ) لٹھ لیکر تو لڑنے سے رہا۔ یہی اس کا عذاب عتاب ہے اور یہی اسکے حملے کہ دُنیا اپنی غفلت و معصیت کا خمیازہ ایسے ایسے حالات میں بھگت رہی ہے جو بالکل اسکے اختیار سے باہر ہیں۔ صرف خدا کا رحم و کرم ہی ان مصائب کو دُور کرسکتا ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ دم بھی مار سکے ٭

آج سے نوسال قبل (۱۲۔ اگست ۰۶ء کو) خدا نے اپنے مامور برورِ مصطفیٰ احمد مجتبیٰ نبی آخر زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ وحی نازل فرمائی

"دیکھ! میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے۔ صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئینگے"

جس نے مختلف مقامات میں اپنی صداقت کا جلوہ دکھایا۔ اور کم و بیش ہر سال کہیں نہ کہیں اس کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ اٹلی و سسلی۔ سان فرانسسکو اور مسسیپی کی تباہیاں اگر دُور کی باتیں ہیں تو موسیٰ ندی (حیدرآباد) کی طغیانی اور ہزارہا مخلوق کی خانمان ویرانی تو اسی ملک کے حوادث تھے جنھیں بہت مدت نہیں گزری۔ بعض دیگر دیار و امصار میں جو قہری نشان ظاہر ہوئے اُن سے تم بے خبر ہو یا سنکر بھول گئے ہو تو صاحبی ندی (راجپوتانہ) کا ہولناک سیلاب تو تمھارے ہی دیس وطن کی بات ہے جس نے اسی وحی الٰہی کے نزول سے دو ہی سال بعد صدہا دیہات۔ ہزارہا مویشی۔ بیشمار کھیتیاں موسمی فصلیں اور بہت سی جانیں دریا برد کردی تھیں۔ یورپ و امریکہ کے بعض ہیبت ناک بھونچال تمھاری آنکھیں نہیں دیکھ سکیں۔ تو کانگڑہ کا زلزلہ عظیمہ تو تم میں سے بہتوں نے بچشم خود دیکھا ہوگا جس نے مقامی تباہی کے علاوہ دُور دُور تک

عفت الدیار محلھا و مقامھا

پر بڑے زور سے مُہر تصدیق لگادی تھی۔ ابھی سال سوا سال ہی گزرا ہوگا کہ گورداسپور کی سرزمین نے طوفان آب اور طغیانی و سیلاب کی شکل میں اس وحی الٰہی کی صداقت ظاہر کرنے والا قہری نشان دیکھا تھا تو اب لکھنؤ کانپور۔ اور آسام بنگال وغیرہ مختلف اقطاعِ ملک میں وہی حالت رونما ہورہی ہے۔ لکھنؤ کے سیلاب کی نہایت مختصر کیفیت ہم گزشتہ اشاعتوں کے بہرۂ اخبار میں درج کرچکے ہیں اصل واقعات کو اس سے صدہا گنا ہولناک و بربادی بخش سمجھ لو۔ جیسا کہ وہاں کی معتبر اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے اسجگہ انکی تفصیل کو بخوف طوالت نظرانداز کرتے ہیں۔ مشرقی بنگال

آسام وغیرہ کا بھی یہ حال ہے کہ بعض مقامات پر

"نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

کی حرف بحرف تصدیق ہو رہی ہے کیا اب بھی تم ان حوادث کو عذاب الٰہی نہ سمجھو گے؟ کیا اب بھی جبکہ قہری نشان باری باری سے گھر گھر بعثت رسول کی منادی کر رہے ہیں تم اس رسول کے ماننے سے گریز ہی کرتے رہو گے؟

لوگو! کچھ تو خوف خدا کرو۔ کچھ تو سوجھ بوجھ سے کام لو کیا یہ چاہتے ہو کہ ایکدم تمام دنیا تباہ و برباد ہو جائے بھلا اگر ایسا ہو تو عذاب سے عبرت کون حاصل کرے فائدہ کون اٹھائے؟

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل کا میل دل سے ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

مسجدوں کی عبرتناک حالت

انبالہ سے

ایک دوست لکھتے ہیں کہ وہاں ایک مسجد کے متولی حضرات ایسے پکے مسلمان خیال کئے جاتے ہیں کہ عوام کی نظروں میں انکے گناہ اور خطائیں بھی عین صواب ہیں۔ اور احمدیوں سے انھیں اسقدر نفرت ہے کہ اگر کوئی احمدی انکی مسجد میں نماز پڑھ لے تو ناپاک ہو جاتی ہے۔ اور گو بموجب ارشاد الٰہی کے مساجد میں نماز پڑھنے سے روکنا ایک ظلم عظیم ہے مگر "قادیانیوں" کو منع کرنا کار ثواب سمجھتے ہیں اور غیر سے لوگوں کو ان حضرات پر اتنا اعتماد و حسن ظن ہے کہ اگر انمیں کوئی شخص خاص مسجد میں بیٹھکر شراب پیئے اور رقص کرے تو بھی انکی عظمت و احترام میں فرق نہیں آتا۔ آہ! کیا اسلامی حمیت ان لوگوں میں بالکل ہی اڑ مٹ گئی بھلا جب انکے پیشواؤں کی حالت اس درجہ ذلیل ہو جائے تو اب بھی ضرورت امام مہدیؑ میں کچھ شک ہو سکتا ہے؟ کاش یہ بدنام کنندگان اسلام خدا سے ڈریں اور ذرا غور کریں تو انھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و تصدیق میں یہی کہتے بن آئے کہ

یار جو مرد آنیکو تھا وہ تو آچکا ٭ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

خواجہ غلام الثقلین صاحب کا انتقال

مسلمانِ ہند کے لئے فی الواقعہ یہ بڑی عبرت کا مقام ہے کہ انکے اکابر و مشاہیر عام اس سے کہ پیشوایانِ دین ہوں یا ہمدردانِ ملت ایک ایک کر کے اُٹھتے جاتے ہیں گویا جن وجودوں پر اس گئے گزرے وقت میں اُنھیں کچھ بھی فخر و ناز ہو سکتا تھا وہ چُن چُنکر اُن سے چھینے جا رہے ہیں۔ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بی اے بھی اُنھی وجودوں میں سے ایک تھے جو افسوس کہ ایک طویل علالت کے بعد پانی پت میں ۴ ستمبر کو یکایک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے قضا کر گئے۔ بڑے قابل آدمی تھے اعلےٰ درجہ کے مصنفوں میں تھے۔ رسالہ عصر جدید میرٹھ کو عرصہ تک بڑی عمدگی سے ایڈٹ کیا۔ اب بھی جبکہ وہ دوبارہ ہفتہ وار جاری کیا گیا ہے وہی اسکے چیف ایڈیٹر یا ڈائرکٹر آف پالیسی تھے "مسلمانوں کی ہیئت فعّال"۔ "جامعۂ اسلامیہ"۔ "صیغۂ اصلاح تمدن" متعلق یہ کانفرنس وغیرہ کئی مفید تحریکیں قریباً انھی کے دماغ سے نکلی تھیں اور قومی ہمدردی کے رنگ میں خواجہ صاحب کو بڑا جوش و شوق تھا کہ ان میں کامیابی ہو مگر افسوس کہ سارے ارمان دلکے دل ہی میں لے گئے۔ خواجہ صاحب میں ایک خاص خوبی یہ تھی گو سلسلۂ حقہ احمدیہ کے ساتھ انھیں گہرا تعصب اور دلی عناد تھا مگر ایک دانا دشمن کیطرح جب حملہ کرتے تھے اس خوبصورتی سے کہ اخلاق ظاہر داری و تہذیب مروجہ کے رو سے کوئی پہلو چنداں بدنما بھی نہ ہو اور مدمقابل کو قلبی صدمہ بھی پہنچ جائے۔ آخر ایک ہوشیار قانون دان تھے۔ بہرحال اب ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمیں تو انکے مرنے کا افسوس ہی رہیگا کہ کاش خواجہ صاحب اس جہان فانی کو چھوڑنے سے قبل معرفتِ امام وقت کی توفیق پاتے +

تارا چند

مندرجہ عنوان نام کے ایک مخلص دوست "السلام علیکم" کے بعد اپنا رویاء لکھتے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ آپنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا صبح کے وقت ایک کچے مکان کے قریباً ۳ فیٹ مربع چبوترہ پر جو زمین سے سوا فٹ اونچا ہوگا بیٹھے ہوئے نماز کے لئے پاؤں دھو رہے یا وضو کر رہے ہیں سامنے کچھ طلباء جو پانچویں جماعت تک کے معلوم ہوتے ہیں اپنا اپنا سبق یاد کر رہے ہیں میں نے آگے بڑھ کر کہا۔ "السلام علیکم" فرمایا "وعلیکم السلام" پھر بڑی خوشی سے اونچی جگہ اپنے پاس بٹھایا اور پوچھنے لگے آپ مجھ سے اُسوقت کیوں نہ ملے جب میں دُنیا میں تھا" میں نے عرض کیا میری یہی خواہش تھی کہ عبادت الٰہی کے ذریعہ وہ رنگ پیدا کروں کہ آپسے رُوحانی ملاقات ہو سکے اور چاہتا تھا کہ رُوح آپسے ملے یہ سُنکر حضرت زور سے ہنسے جس سے آنکھ کھُل گئی۔ آپ کی پوشاک شریعت کے مطابق (چوسٹی) کرتہ پاجامہ تھی۔"

اگر ہمارے دوست کو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ واقعی ایسا ہی قلبی تعلق اور رُوحانی مناسبت ہے تو انکی تکمیل کا ابھی موقعہ حاصل ہے۔ الحمدللہ کہ قادیان میں آج بھی ہر پہلو سے وہی رنگ روحانیت جلوہ ریز و نُور بیز ہے جسکی شعاعوں سے منور ہو کر تارا ابھی بفضل خدا چند بن سکتا ہے۔ پھر دیر کیا ہے؟ ع

"در کار خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست"

حضرت اقدسؑ کے سلام بھیجنے سے فائدہ اٹھایئے اور حضور کے قہقہہ کی رمز کو سمجھ جایئے کہ آنکھ کھلتے ہی سارے نظارے نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ کل کس نے دیکھی ہے یہاں تو پل کی بھی خبر نہیں کیا ہو۔ پس مبارک ہونگے آپ اگر اُس "کرشن رُودر گوپال" کی گوڈوں میں شامل ہو جائیں جسکی "اُستت گیتا میں کی گئی ہے" (الہام مسیح موعودؑ)

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

ضرورت زمانہ

اور "اسلام کی پہلی" کے نام سے جو دو کتابیں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے احمدی نو مسلم نے لکھی ہیں انمیں اکثر اہم سوالات و اعتراضات کا جو اسلام یا سلسلۂ حقہ کے مخالفین کیا کرتے ہیں۔ تسلی بخش دلنشین و عام فہم جواب دیا گیا ہے۔ ان کا مطالعہ ہر احمدی و غیر احمدی کے لئے انشاءاللہ بہت کچھ مفید ہوگا۔ خاصکر جن احباب کو مذہبی مضامین کا شوق۔ حقائق و معارف اسلامیہ کا ذوق اور بحث مباحثہ کے شغل سے دلچسپی ہو انکے واسطے تو ۸ر اور ۴ر میں یہ دونوں نایاب کتابیں بشرط مقدرت کچھ بھی گراں نہیں اور اگر نادار شائقین میں مفت تقسیم کرنے کیلئے [illegible] ماسٹر صاحب موصوف سے قادیان سے مل سکینگی +

چند سوالات کے جواب

سوال (۱) مرزا صاحب اگر سچے مسیح اور مہدی تھے تو ان کی جماعت میں تفرقہ کیوں پیدا ہوا اور جماعت کے ٹکڑے کیوں ہو گئے؟

جواب ۔ ۱ جسکو تفرقہ سمجھا جاتا ہے یہ بھی آپ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ کیونکہ علاوہ آپ کی اور پیشگوئیوں کے جو لفظ بلفظ پوری ہو کر آپ کی صداقت کی گواہ ٹھہریں ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ "خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کے ساتھ ہوگا۔ یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے"۔ اب دیکھو یہ الفاظ جو حضرت مسیح موعود پر وحی ہوئے اور آپ کی زندگی میں ہی ہزاروں لاکھوں انسانوں میں شائع کئے گئے۔ اگر پورے نہ ہوتے تب تو اعتراض ہو سکتا تھا۔ اس صورت میں کہ پیشگوئی کے الفاظ دو فریق اور لفظ پھوٹ کا موجود ہے کہ نہیں اور کیا واقعات سے اسی کی تصدیق ہوتی ہے یا نہیں۔ اب کس قدر افسوس ہے کہ جس امر سے حضرت مسیح موعود کی تصدیق ہوتی ہے۔ نادانی سے اسے باعث تکذیب اور قابل اعتراض سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ پھر اگر بقول معترض تفرقہ کو قابل اعتراض ہی تسلیم کیا جائے تو پھر یہ وہ اعتراض ہے کہ جس سے کوئی بھی نبی اور رسول نہیں بچ سکتا۔ کیونکہ دنیا میں کوئی بھی ایسا نبی اور رسول نہیں ہوا جس کی جماعت تفرقہ سے بچی ہو۔ اور نبیوں کو جانے دو آنحضرتؐ کو ہی لو کہ آپ کی امت کتنے فرقوں میں بٹ گئی اور تہتر فرقوں کی پیشگوئی تو آنحضرتؐ نے خود اپنی امت کی نسبت فرمائی ہوئی ہے پھر کیا معترض باوجود مسلم کہلانے کے اس اعتراض کا آنحضرتؐ کو بھی نشانہ بنائے گا۔ اور کیا تفرقہ امت کی وجہ سے آپکو جھوٹا قرار دیگا؟

۳۔ اصل بات یہ ہے کہ تفرقہ حقیقۃ الامر میں قابل اعتراض چیز نہیں کیونکہ جماعت کا تفرقہ یمیز اللہ الخبیث من الطیب کے ارشاد کے رو سے جماعت کی اصلاح کے لئے ہوتا ہے نہ فساد کے معنوں میں۔ اور خبیث طبائع کا طیب لوگوں میں ملے رہنا قابل اعتراض ہو سکتا ہے۔ نہ کہ انکا الگ ہونا۔ پھر مسیح موعودؑ کی جماعت کو جب کزرع اخرج شطاہ فرما کر کھیتی سے مثال دی ہے تو کھیتی ناپاک اور مخل زراعت گھاس اور بوٹیوں کو علیحدہ کرنا اس کے لئے مفید ہے نہ مضر اور نافع ہے نہ کہ ضار۔ اور جیسے کھیتی سے مضر اور ناپاک گھاس کا علیحدہ ہونا اصل کھیتی کے لئے تفرقہ کے معنوں نہیں اسی طرح نبی کی پاک جماعت خبیث طبائع کا علیحدہ ہونا اصل جماعت کے لئے تفرقہ کے معنوں میں نہیں بلکہ اتحاد کی پختگی اور اس کے قیام اور بقا پر مبنی ہے۔

سوال ۔ ۲۔ جماعت کے دو ٹکڑے ہونے سے ہم یہ کس طرح تسلیم کر لیں کہ مبائع اور غیر مبائع دو فریق میں سے مبائعین کا فریق ہی حق پر ہے۔

جواب ۔ امر مبہم کے تصفیہ کیلئے قرائن سے کام لیا جاتا ہے پس جس امر کی حقیقت دلائل حقہ سے ثابت ہو جائے وہ اس قابل ہے کہ اس کی تصدیق کے لئے سر تسلیم جھکا دیا جائے۔

سو اسی بنا پر خدا کے فضل سے مبائعین کی حقیقت اظہر من الشمس و در اجلٰے بدیہیات سے ہے کیونکہ مبائعین کی حقیقت پر نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے اس قدر براہین اور دلائل قائم ہوتے ہیں کہ جنکے بعد پھر کسی طرح کا بھی تردد باقی نہیں رہتا مختصر طور پر ذیل میں بطور نمونہ کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

۱۔ قرآن میں جیسا کہ سورہ جمعہ سے ظاہر ہے۔ آنحضرتؐ کی دو بعثتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اور ایسا ہی وآخرین منہم سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کے صحابہؓ کے بھی دو گروہ ہیں ایک گروہ پہلی بعثت میں آپ کا ساتھ دینے والا اور دوسرا گروہ دوسری بعثت میں۔ سورہ نور کی آیت استخلاف سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد سلسلہ خلافت حق ہے اور جیسے خدا کے فعل نے خدا کے قول کی حقیقت کا انکشاف آنحضرتؐ کے بعد شخصی خلافت کے معنوں میں ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ کے وجود سے دکھایا۔ اسی طرح آخری گروہ میں بھی بعثت ثانی کے مظہر اتم حضرت مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلافت کو شخصی خلافت کے معنوں میں حضرت مولوی نور الدینؓ اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے وجود سے ظاہر کیا۔ ولہم جزاء الحسنٰی

اور جیسے پہلے خلفاء کی مخالفت میں ایک گروہ باغی پیدا ہو گیا جس نے باوجود اس الٰہی فیصلہ کے جو خدا کے قول سے اس کے فعل کی شہادت سے برحق ثابت ہوا پھر بھی خلفاء کے منکر اور دشمن ہی رہے۔ اسی طرح پہلے خلفاء کی خلافت کا بھی انکار کیا گیا۔ اور امر خلافت کو ناجائز اور غلط مسئلہ تسلیم کیا گیا۔ اور باوجود ہزاروں دلائل کے پھر بھی اس سے اعراض کیا گیا۔ اور جس طرح پہلے اہلبیت کے دشمن پیدا ہو گئے اسی طرح اب بھی اہلبیت سے دشمنی کرنے والے پیدا ہو گئے۔ اور پہلے شیعہ اور خوارج نے تو علیحدہ علیحدہ شرارت کی لیکن اس وقت کے باغیوں نے ایک گروہ ہی شیعہ اور خوارج دونوں گروہوں کی شرارت کا نمونہ دکھایا

پس اگر پہلے شیعہ اور خوارج اپنی مخالفت اور عداوت میں حق پر ہیں تو سمجھو کہ آج کا باغی اور غیر مبائع گروہ بھی حق پر ہے اگر پہلے دو گروہ جادۂ اعتدال سے منحرف اور مخالف حق ہیں تو آج کے نئے شیعہ اور خوارج کو بھی اسی پر قیاس کر لیا جائے

۲۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین۔ یعنی تم پر لازم ہے کہ میری زندگی میں میری سنت اور میرے طرز عمل کی پابندی کو اختیار رکھو اور میرے بعد میرے خلفاء کی جو راشدین اور مہدیین ہیں ان کی سنت کے عمل پیرا ہو۔ حضورؐ کا اپنی سنت کے علاوہ خلفاء کی سنت پر عمل پیرا ہونیکے لئے ارشاد فرمایا دو باتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک یہ کہ آنحضرتؐ کے بعد خلفاء ضرور ہونگے دوسرے یہ کہ خلفاء کی سنت پر عمل پیرا ہونا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ آنحضرتؐ کی سنت پر۔ پھر آنحضرتؐ کے خلفاء دو طرح کے ہیں ایک وہ جو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد معاً یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے۔ دوسرے وہ جو تجدید کے لئے صدی کے سر پر مبعوث ہوا کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس بات کا اشارہ لفظ راشدین اور مہدیین میں بھی پایا جاتا ہے پھر جب آنحضرتؐ کے لئے دو بعثتیں قرار دی گئیں جیسا کہ سورہ جمعہ کی آیت بعث اور آخرین منہم سے ظاہر ہے تو ضرور ہے کہ جیسا آنحضرتؐ کی پہلی بعثت میں آپ کی وفات کے بعد معاً خلافت راشدہ کا قیام پایا گیا بعثت ثانی میں بھی پایا جائے اور جیسے اولین کی

جماعت کو خلفاء دیئے گئے آخرین کو بھی دیئے جائیں بلکہ آخرین کے لئے پہلے سے بھی خلفاء کی زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ سے ثابت ہے کہ آدم سے لیکر آخر تک فتنۂ دجال سے بڑھکر کوئی فتنہ نہیں تو اب جبکہ آنحضرتؐ اپنی بعثت اول میں جس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مبعوث فرمائے گئے وہ فتنہ بھی فتنۂ دجال سے کم درجہ پر ہے۔ اور پھر با این بعثت اول میں خلافت حقہ کا قیام ضروری ٹھہرا تو کیوں باوجود اس کے کہ آپ کی بعثت ثانی میں جو دجالی فتنۂ عظیم کے دور کرنے کے لئے ہے خلافت ضروری نہ ہو پس قرآن کے بعد حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خلافت حق ہے۔

۳۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کا **او خلیفۃٌ من خلفائہ** کا فقرہ فرمانا بھی صاف اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک آپ کے سلسلہ میں خلافت کا وجود مسلم تھا۔ پھر یہ کہ آپ کے نزدیک بجائے ایک خلیفہ کے جیسا کہ خلفاء کے صیغۂ جمع سے ظاہر ہے۔ کئی خلیفوں کا ہونا پایا جاتا ہے۔ پھر رسالہ الوصیۃ میں آپ کا اپنے تئیں انبیاء کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے دو قدرتوں کا ذکر کرنا اور پھر اپنی دو قدرتوں کا ظہور اپنے لئے قرار دیکر اپنے حالات کو انبیاء کے حالات کی مماثلت میں بیان فرمانا اور پھر اس کو ہی تفصیل اور توضیح کے لئے حضرت ابوبکرؓ کی مثال کو پیش کرنا صاف طور پر اس بات کو بتلاتا ہے کہ آپکے نزدیک دو قدرتوں سے مراد وجود نبوت اور وجود خلافت ہے۔

۴۔ پھر اگر الوصیت کے رو سے انجمن کے ہی فیصلہ کو حق قرار دیا جائے تو چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر پہلا اجماع باتفاق رائے صدر انجمن اور باتفاق رائے جمیع افراد جماعت احمدیہ قیام خلافت پر ہوا جس سے ثابت ہوا کہ مسئلہ خلافت حق ہے۔ پھر منکران خلافت کا چھ سال تک خلیفہ اول کی خلافت کی تصدیق کرنا اور خلیفہ اول کو تسلیم خلافت کے معنوں میں مطاع مطاع کرکے پکارنا اس بات کی دلیل ہے کہ منکران خلافت کا خلیفہ اول کی وفات کے بعد خلافت اور خلفاء کا منکر اور معاند ہونا دلائل حقہ کی بنا پر نہیں بلکہ بے جا تکبر اور حسد کی بنا پر ہے۔

۵۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام کہ "خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کے ساتھ ہوگا۔ یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے" اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ خدا کی معیت اسی کے ساتھ ہوگی۔ جو دونوں میں سے ایک خلیفہ اور ایک امام کے ماتحت ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تفرقہ اور پھوٹ جماعت سے علیحدگی کا نام ہے۔ جو امام اور خلیفہ کی بغاوت سے پیدا ہوتی ہے نہ امام کی اطاعت و ماتحتی سے۔ پس منکران خلافت کا خلافت سے باوجودیکہ چھ سال تک خلافت کے مصدق رہے انکار کرنا دوسرے لفظوں میں بغاوت کرنا اور پھوٹ ڈالنا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا کی معیت سے ایسا فریق محروم ہوگا۔ سو حالات اور واقعات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ خدا کی معیت کس فریق کے شامل حال ہے کہ ایک طرف حضرت فضل عمر خلیفہ ہیں جن کے ہاتھ پر ہر ہفتہ میں سینکڑوں کی تعداد میں بیعت ہوتی ہے ادھر دوسرا فریق منکران خلافت کا ہے جو پہلے ایک خلیفہ کے بھی منکر اور یہ تفریط اور پھر چار خلیفے اور علیحدہ بنائے اور افراط کی راہ لی اور خدا کی معیت کا یہ حال کہ اگر پہلے ہزاروں میں تھے تو اب ترقی معکوس سے سو ڈیڑھ سو ہوگئے۔ اب ان حالات کے بعد ظاہر ہے کہ واقعات مشہودہ اور شواہد بینہ کے رو سے حق پر کون فریق ہے۔ آیا مبایعین یا منکران خلافت۔

سوال۔ ۳۔ کیا جناب مولوی محمد علی صاحب جیسے سنجیدہ اور بزرگ انسان کہ جن کی نسبت جناب مرزا صاحب کو کشف ہوا کہ "وہ صالح تھے" اور ایسا ہی جناب خواجہ کمال الدین صاحب جیسے لیڈر قوم بزرگ جو واقعی کمال الدین ہی ہیں انکو حق پر نہ سمجھنا اور مخالف حق قرار دینا یہ کیسے ہو سکتا ہے

جواب۔ مولوی محمد علی صاحب بیشک حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق ایک وقت تک صالح تھے اور ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی وہ پہلے صالح ہی تھے لیکن ان کے متعلق یہ ارشاد کہ آپ بھی صالح تھے نہ یہ کہ آپ صالح ہیں حالات کے تغیر کو ظاہر کرتا ہے کہ ایک معین وقت تک صالح تھے جس کے بعد تبدیلی حالات سے وہ صلاحیت فساد سے بدل گئی جس سے غیر صالح ہوگئے پھر حضرت مسیح موعودؑ کے الہامی ارشاد کے پورے الفاظ یہ ہیں کہ "آپ بھی صالح تھے نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" ان الفاظ میں لفظ بھی۔ لفظ تھے۔ لفظ ہمارے لفظ بیٹھ جاؤ قابل غور ہیں۔ لفظ بھی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ آپ کے اور لوگ بھی صالح تھے۔ جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہونے سے لفظ ہمارے کے صیغۂ جمع کے مفہوم میں حضرت اقدس کے ساتھ شریک ٹھہرائے گئے۔ گویا اس سے لطیف طور پر اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ ایک خاص امر میں جو مسیح موعودؑ کا اپنا ہے۔ اور جو حضور کے نزدیک برحق ہے اور جس کی حقیقت کو تسلیم کرنے میں اور لوگ بھی جو صالح تھے شریک ہوئے ہیں جس میں مولوی محمد علی صاحب شریک ہونا نہیں چاہتے جس پر حضورؑ نے فرمایا کہ صالح لوگوں نے تو اس امر کو جس سے مراد خلافت ثانیہ ہے تسلیم کرکے ہمارا ساتھ دیا ہے اور ہمارے ساتھ ہوگئے ہیں لیکن علاوہ اور صالح لوگوں کے آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے آپ کیوں اس امر میں شریک ہوکر ہمارے ساتھ نہیں ہوتے۔ اس لئے فرمایا کہ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ ہمارے ساتھ کے لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس واقعہ کی نسبت یہ الفاظ اشارہ کرتے ہیں وہ وہی واقعہ ہے۔ جس سے جماعت کے دو ٹکڑے ہونگے۔ جن میں سے ایک فریق مصدق خلافت ہوگا اور دوسرا فریق منکر خلافت۔ اب حضور کے یہ الفاظ کہ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ ان سے یہ بتلایا کہ آپ (مولوی محمد علی) ان دونوں فریق میں سے مخالف فریق کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ ملنے کے لئے قادیان سے نکلکر ان کے پاس جاؤ۔ بلکہ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ ایک دوسرے مقام میں مولوی محمد علی کی نسبت لفظ سنجیدہ فرمایا ہے جو لفظ صالح کا کامل مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور جس فریق میں مولوی صاحب قادیان سے نکلکر انمیں داخل ہوئے ہیں اس فریق کے لوگوں کی نسبت اسی ارشاد میں مرتدین کا لفظ استعمال کیا فرمایا ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مرتدین داخل ہو گیا ہے۔ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے۔ ...... اس سے معلوم ہوا کہ منکران خلافت حضور کے ان الفاظ کے مطابق سب کے سب مرتد ہیں اور مولوی محمد علی بھی جو پہلے سنجیدہ اور صالح آدمی تھا ان مرتدین میں داخل ہونے سے مرتد ہوگیا۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب کہ جنکو لیڈر کہا گیا وہ لیڈر نہیں ہاں پلیڈر ضرور ہے اور وہ وہی شخص ہے جو مرتدین میں داخل بلکہ حقیقت کے رو سے راس المرتدین ہے اب اس انکشاف حقیقت کے بعد سمجھ لیجئے کہ اصلیت کیا ہے

والسلام غلام رسول راجیکی

"مسیح موعود محمد است وعین محمد است"

نمبر ۲

(حضرت شاہزادہ عبد اللطیف شہید کابل کے آخری الفاظ)

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم اور اس کی خاص توفیق سے میں نے اپنے پہلے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی شان والی تحریر یعنی خطبہ الہامیہ کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود پر خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلعم کا اس قدر فیض نازل فرمایا۔ کہ آپکا وجود آنحضرت کا ہی وجود ہوگیا جیسے کہ فرمایا

"خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا۔
اور اسکو کامل بنایا" "اور اس نبی کریم کے لطف
اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود
اس کا وجود ہوگیا" خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱

اور "یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا" کی عبارت سے میں نے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ جب تک حضرت مسیح موعود کو عین محمد یقین نہ کیا جاوے۔ یعنی جب تک مسیح موعود کو باعتبار کمالات ذاتیہ محمدیہ اور صفات اور خو اور بو اور طبیعت اور ہمت اور ہمدردی خلائق کے بالکل عین بعین آنحضرت صلعم کا ہی وجود تسلیم نہ کیا جاوے۔ تبتک اس بات کا سمجھنا بالکل مشکل محال اور غیر ممکن ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبین ہونے کے بعد مسیح موعود کو خدا تعالےٰ نے منصب نبوت پر ممتاز فرما دیا۔ لیکن وہ جو دل کے اندھے ہیں۔ ہمارے اس بیان کو طرح طرح کی غلط اور ناجائز تاویلوں سے تناسخ وغیرہ غلط عقائد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارا مقصد حضرت مسیح موعود کو عین محمد صلعم کہنے سے ہرگز یہ نہیں کہ آنحضرت صلعم گویا تناسخ کے طور پر دنیا میں پھر آئے۔ اور مسیح موعود سے چولا بدلا۔ بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ چونکہ ظہور صفات کمالیہ بینہٖ محمدیہ کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود کا وجود خدا کے نزدیک خود آنحضرت صلعم کا ہی وجود قرار پاگیا۔ پس ان معنوں میں آپ عین محمد صلعم ہیں۔ اور آپ میں اور آنحضرت صلعم میں اس قدر تقی غیریت اور شدت اتحاد ہے کہ آپ کا وجود خدا کے نزدیک تو خود آنحضرت صلعم کا ہی وجود قرار پاگیا۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"خدا نے ++ میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور **مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے**" ایک غلطی کا ازالہ ص ۸۔

پس جبکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کا وجود خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے۔ یعنے خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی یا مغایرت نہیں رکھتے۔ بلکہ ایک ہی شان۔ ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔ تو کیس قدر حق سے خروج ہوگا۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کے عین محمد ہونے سے انکار کریں۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم کا بروزی وجود رکھتے ہیں۔ اس لئے ممکن نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم سے غیر یقین کیا جاوے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے۔ اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں طاقت نہیں "جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کیطرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا۔ وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست وپا ہے۔ ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱

الغرض حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے یہ بات پختہ طور سے ثابت ہو رہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود یقیناً محمد تھے۔ اور آپکو چونکہ آنحضرت صلعم کا بروزی وجود عطا کیا گیا تھا۔ اس لئے آپ عین محمد تھے۔ اور آپ میں جمیع کمالات محمدیہ معہ نبوت محمدیہ کامل طور پر منعکس تھے پس اسلئے آپکے عین محمد ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور ایسا ہونا قدیم سے مقدر تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک بروز محمد جمیع کمالات محمدی کیساتھ آخری زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ جیسے کہ فرمایا۔

"ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدی کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہوگیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں"۔ ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱۔

اب اس کے بعد مسیح موعود کے محمد اور عین محمد ہونے پر ایک دوسری دلیل دیجاتی ہے۔ اور وہ دلیل ایسی زبردست۔ قوی اور بین ہے۔ کہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی احمدی احمدی ہونے کی حالت میں اس سے انکار کر سکے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کے اپنے الفاظ سے بڑھکر قادر مطلق خدا کی اس مقدس وحی نبوت کے الفاظ ہیں جس میں آپکے وجود کو آنحضرت صلعم کا ہی وجود قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ خدا کی مقدس وحی نبوت کے الفاظ یہ ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں" بشریٰ جلد دوم ص ۸۸۔ یہ مقدس وحی صاف الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلعہ ہند میں پناہ گزین ہونا ظاہر کر رہی ہے۔ یہ تو عیاں ہے۔ کہ قلعہ ہند میں پناہ گزین ہونے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ رسول عربی صلعم تو ہو ہی نہیں سکتے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے حجاز کے مقدس وادی میں مبعوث ہوئے تھے۔ کیونکہ اس سے تناسخ لازم آئیگا۔ جو بالبداہت باطل ہے۔ پس یہ اشارہ کسی مظہر تام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ جو باعتبار کمالات نبوت اور مظہریت تامہ حقیقت محمدیہ کے خدا کی کلام میں قلعہ ہند میں جاگزین ہونے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا۔ اور وہ مسیح موعود کے سوا اور کوئی نہیں۔ پس آنحضرت صلعم کا قلعہ ہند میں پناہ گزین ہونا سوائے اس کے اور کچھ معنی نہیں رکھتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کسی مظہر تام ذات محمدیہ کے ظہور سے پوری ہوئی۔ پس خدا کی اس مقدس وحی میں مسیح موعود کو عین محمد صلعم قرار دیا گیا ہے۔ اور آپکے وجود کو بلحاظ منصب رسالت ونبوت محمدیہ کے رسول اللہ صلعم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔

اس وحی الٰہی میں ایک عجیب لطافت بیان ہے۔ اور وہ یہ کہ۔ اس میں بجائے آنحضرت صلعم کے اسم گرامی محمد صلعم کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لفظ اختیار کیا گیا ہے۔ اور اس میں راز کی بات یہ ہے۔ کہ تا ایک پہلو سے مسیح موعود کا عین محمد صلعم ہونا باعتبار مظہریت تامہ حقیقت محمدیہ کے متعلق ہو جاوے۔ اور دوسرے

پہلو سے تناسخ کی نفی پائی جاوے۔ کیونکہ اس میں رسول اللہ صلعم کا آنا باعتبار اپنی رسالت اور نبوت کے ہے نہ کہ باعتبار اپنی ذات کے۔ جیسے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لفظ اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور بعینہ یہی صورت سورۃ جمعہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ جہاں بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا آیا ہے بعث فی الامیین محمدًا نہیں آیا۔ اور آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوبھم سے ظاہر ہے کہ وہی رسول جو پہلے اولین میں مبعوث ہو چکا ہے۔ وہی رسول اپنی رسالت اور قوت قدسیہ کے اعتبار سے آخرین میں بھی مبعوث ہوگا جسکو وحی الٰہی نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں" پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعودؑ ہی ہے جس کے ذریعہ سے آنحضرت صلعم کی روحانیت اور نبوت نے قلعہ ہند میں پناہ گزین ہونیکو اختیار ہے۔ اس بات کو حضرت مسیح موعودؑ نے عجیب پیرایہ میں بیان فرمایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں "آنحضرت صلعم کا جیسا کہ یہ فرض تھا۔ کہ بوجہ ختم نبوت تکمیل ہدایت کریں۔ ایسا ہی بوجہ عموم شریعت یہ بھی فرض تھا۔ کہ تمام دنیا میں تکمیل اشاعت ہدایت بھی کریں لیکن آنحضرت صلعم کے زمانہ میں اگرچہ تکمیل ہدایت ہو گئی + + + لیکن اسوقت تکمیل اشاعت ہدایت غیر ممکن تھی + + + سو اس قت حسب منطوق آیت اٰخرین منھم ..... اور نیز حسب منطوق آیت قل یآایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **دوسرے بعث** کی ضرورت پڑی" تحفہ گولڑویہ صـ۱۰۱۔ پھر اس ضرورت کو پورا کرنے کے بارے میں آگے چلکر یوں ارشاد فرماتے ہیں "ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاصکر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال یہ درخواست کی۔ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں + + + آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض منصبی کو پورا کیجئے + + + تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا۔ کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آونگا + + + + + + اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت واٰخرین منھم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز کے غیر ممکن تھا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کے لئے ایک شخص کو اپنے لئے منتخب کیا۔ جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا۔ اور مجازی طور پر اپنا نام **احمدؐ** اور **محمدؐ** اسکو عطا کیا۔ تا یہ سمجھا جاوے۔ کہ گویا اس کا ظہور **بعینہٖ** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا" تحفہ گولڑیہ۔ صـ۱۰۱۔ الغرض خدا کی مقدس وحی کے الفاظ ایک طرف اور حضرت مسیح موعود کی پاک تحریرات دوسری طرف ہمیں اس بات کے ماننے پر مجبور کر رہی ہیں۔ کہ وہ جو قدیم سے قلعۂ ہند میں رسول اللہ صلعم کا آنا مقدر ہو چکا تھا۔ وہ درحقیقت مسیح موعود ہی ہے۔ اور وہی رسول اللہ صلعم ہے۔ جو اس وقت قلعہ ہند میں پناہ گزین ہوا ہے۔ پس یہ مقدس وحی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں" صاف لفظوں میں ہمارے مدعا کی تصدیق کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود یقیناً محمدؐ ہیں۔ اور **عین محمدؐ** صلعم ہیں اور آپ میں اور آنحضرت صلعم میں اس قدر تقی غیریت اور اور شدت اتحاد پیدا ہو گیا ہے۔ کہ آپ کا وجود خدا کے نزدیک آنحضرت صلعم کا وجود قرار پا گیا ہے اور آپکا آنا خدا کے نزدیک **نبی مصطفےٰ** کا آنا ٹھہرایا گیا ہے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظہر ہے۔ اور جلالی حلول میں نازل ہوا ہے۔ اسی لئے خدا کے نزدیک اس کا ظہور **نبی مصطفےٰ** کا ظہور مانا گیا ہے"۔ خطبہ الہامیہ صـ۲۰۔

پس جبکہ مسیح موعود کو آنحضرت صلعم والی ہی نبوت کی چادر پہنائی گئی ہے۔ اور آپ کا آنا گویا محمد رسول اللہ صلعم کا ہی آنا قرار پایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا۔

"پھر افسوس یہ نہیں سمجھتے۔ کہ ختم نبوت کی مہر مسیح اسرائیلی کے آنے سے ٹوٹتی ہے یا خود محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے۔ ختم نبوت کا انکار وہ لوگ کرتے ہیں۔ جو مسیح اسرائیلی کو آسمان سے اتارتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی اور نہ پرانا نبی۔ بلکہ خود محمدؐ رسول اللہ صلعم کی ہی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے۔ اور وہ خود ہی آئے ہیں"۔ الحکم نمبر ۴۴ جلد ۵ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء صـ۲ کالم نمبر ۳۔

پس ان تمام باتوں سے حضرت شاہزادہ عبداللطیف شہید کابل کے ان الفاظ کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔ جو آپنے کمال معرفت حاصل کرنے کے بعد فرمائے۔ کہ "مسیح موعود۔ محمدؐ است۔ وعین محمدؐ است"

خاکسار محمد سعید۔ سعدی از لاہور

(بقیہ جنگ)

جوان مارے گئے ہیں۔ اور حالت نازک ہے وہاں اخیر محفوظ فوج بھیجنی پڑیگی ہندیان مار کھانے سے کوئی سفر نہ ہوگا

یونان بھی شریک جنگ ہونے کی تیاری کر رہا ہے